Digitized by Khilafat Library Rabwah.

فہرست بعض مطالب اشاعۃ السنۃ جلد نہم بابت ۱۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء

نمبر شمار	نمبر صفحہ	مطالب	نمبر صفحہ	مطالب
۱	۲	کیفیت سالانہ	۵۲	مستدلین کی اطاعت کس معاملہ پر واجب ہو
〃	۳	خوش خبری نوشتی	〃	اس فاتحہ کا انام سے خالی ہونا
〃	۴	مدرسہ علیگڈھ کی مسجد	۷۰	نواب صاحب کے حق مین گورنمنٹ سے سفارش
〃	۵	نواب صاحب بھوپال اور ان کی ملکی یا اسلامی بہبودی	۷۱	〃
〃	۶	نواب صاحب کو تمغہ معزز ملی نواب ہونے کی وجہ	۷۲	گروہ اہلحدیث انہوں کا مکہ کے مقلد نہین
〃	۷	نواب صاحب پر الزامات کا خلاصہ	۷۴	مولوی صاحب کو سامی مجدد کہنے کی وجہ
〃	۸	مخالفین گروہ اہلحدیث کا کل گروہ پر الزام بغاوت	۷۶	بقیہ مضمون تنبیہ مرتبہ جرمنیر ۲ جلد ۹ سے
〃	۹	دین محمد حنفی کا عدالت ہیرپال سے شراب پانا ہونا	〃	مفرد ہے
〃	۱۱	متعدد تصانیف نواب صاحب پر ان کے خطب سے رفع الزام	۷۷	حدیث الحیاء من الایمان مین اہل تناقض کی غلطی کا بیان
〃	۱۳	ان کی کتاب ہدایت السائل سے رفع الزام (۲)	〃	حدیث خیرہن اہل بیتی سے حصہ اہل مین نہ نہین
〃	۱۵	نواب صاحب کی تصانیف بین گورنمنٹ کے خواہ	۷۹	مقلدین تقلید کے سبب مشرک نہین ہو سکتے
〃		بعض سائل درج ہونے کا سبب	〃	حدیث مشرکہ (تفسیر سنکر) مین اسکی غلطی کا بیان
〃	۱۶	نواب صاحب کی تصانیف کی عبارات جن مین حکم تکفیر جہاد ہے۔	۸۰	حلف غیر اللہ کبیرہ شرک کا اطلاق وعہدا سکے مرتکب کا مشرک نہ ہونا۔
〃	〃	عبارت ہدایت السائل	۸۱	عادۃً حلف غیر اللہ شرک نہین ہے
〃	۱۷	عبارت مولد العوائد	۸۲	تقلید بمقابل نص کے شرک ہونیکی صورت اور 〃
〃		عبارت دافع خصیب ترجمان وہابیہ		مقامات اثنا عشریہ سنین گذشتہ کی اور تنبیہ
〃	۲۰	عبارت اکلیل	۸۴	اس اعتراض کا جواب کہ فعل بشر کا ہوا سکا فاعل مشرک کہین نہ ہو
〃	۲۴	اس اعتراض کا جواب کہ "نواب صاحب نے مواعظ کے بعد یہ مضامین خارج کیے ہین"	۸۵	حدیث (تفسیر سنکر) کے معنے سمجھنے مین طرا سانیزت کی غلط فہمی۔
۲	۲۹	ان کی کتاب ترجمان وہابیہ سے رفع الزام	〃	آثار صحابہ سے شرک کرنے مین اہل تناقض کی غلطی کا بیان۔
〃	۳۲	ہندوستان کے اہلحدیث وہابی نہین ہو سکتے	۸۶	حضرت عائشہ صدیقہ کی این نسبہ سے ترک کلامی کا جواب
〃	۳۶	ترجمان وہابیہ پر لارڈ رپن کا شکریہ	۸۹	حضرت ابوبکر کے مسطح پر ترک احسان کا جواب
〃	۳۹	انگلش آفیسر اقتراب سے رفع الزام	۹۰	حضرت حاطب بن بلتعہ کا ایک جرم مشکیر کے ساتھ تعلق اسلام سے خروج نہ ہونا۔
〃	۴۰	اقتراب کے اقترابات کی فہرست	〃	
〃	۴۲	اس کتاب کی تحریر تالیف مہدی سوڈانی کو مہدی نہ ہونے کا اظہار ہے	۹۱	قاتل مومن کا مومن ہونا
〃	۴۳	چھ مہدیون کی فہرست	۹۲	گورنمنٹ کا شکریہ اور اہل اسلام کو مژدہ
۴۲	۴۸ و ۴۹	اقتراب پر الزامات کا جواب		
〃	۴۹ و ۵۰	مہدی موعود کی نسبت اہلحدیث کا خیال		

نمبر صفحہ	مطالب	نمبر صفحہ	مطالب
〃	مسلی فون کی قدیم ترقی	99	
〃	غلیہ انگریزی وغیرہ علوم دنیاوی کا جواز	103	
〃	انگریزی تعلیم کے نقصان کا علاج	13	
〃	انگریزی سیکھنے سے بعض اکابر و مشائخ کا مستثنیٰ ہونا۔	107	
〃	انسداد فساد ہندو مسلمانوں کی تجویز	113	
〃	اہلحدیث کا خطاب پانا ہے اور یہ دوسرے مسلمانوں کے دل آزاری کا سبب نہیں ہے	120	
۴ و ۵	سو کتب فہرست جن کی عبارات جنہیں اہلحدیث کو اس خطاب سو بار دیکھا گیا ہے۔	۱۲۲ تا ۱۲۶	
5	علماء حنفیہ زمانہ حال کا اس باب میں سو سے	127	
〃	سرسید احمد خانصاحب کی اسپر شہادت	128	
〃	اس عرصی پر دوسری دلیل اور گروہ اہلحدیث کے اہلحدیث کہلانیکی وجہ۔	۱۳۰ تا ۱۳۴	
〃	تیسری دلیل کہ یہ تسمیہ مانع نہیں آتی	141	
〃	تفسیر چشمہ آریہ کا خلاصہ	145	
〃	بقیہ مضمون "فیض الباری"	159	
〃	آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ جنہیں فیض الباری مہاجر کی مخالفت ہے	۱۶۰ تا ۱۶۸	
〃	احادیث سیم جنہیں عیب جوئی و دیدہ گوئی کی ممانعت ہے	169	
〃	بنی اسرائیل کے ایک نبی کا ہدہد کی خود پسندی کا تجربہ	171	
〃	خلوت و خلوت کا حکم۔	172	
〃	ایک نبی کا اپنی قوم سے مار کھانا	174	
〃	آنحضرت صلعم کی فیض بال حاصی ہونے کی کرامت کا جواب	177	
۶	حنفیہ کے حق میں اہلحدیث سو شفاعت	179	
〃	حنفیہ اور اہلحدیث کا اصول میں ایک ہونا	181	
〃	سرسری عصمۃ اللہ صاحب کی بے تعصبی	182	
〃	امام ابوحنیفہ کو قلیل الحدیث ہونیکے سننے اور سمجھنے کی وجہ	183	
〃	اکثر احادیث حدیث کے مشکوٰۃ میں ہونیکا صحیح مطالب اور ان نادانوں کا رد جو کہتے ہیں امام صاحب صرف سترہ حدیثوں کا علم رکھتا۔	184	
〃	اہلحدیث کو حنفیہ سے کفارش اور علم تکفیر	186	

نمبر صفحہ	مطالب	نمبر صفحہ
	اہل قبلہ کا مسئلہ۔	
〃	مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا قول کہ پیرزادن مذہب خاص کو گمراہ کہنے والا خود گمراہ ہے	190
〃	بارہ اقتضیص علم الٰہی عقل	193
〃	تنبیہ مضمون فرقہ اہلحدیث و گورنمنٹ	194
〃	فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ	197
〃	حکم مخالفت استعمال لفظ وہابی کی تاریخی کیفیت۔	〃
〃	جیوہابی یا اہلحدیث کیا ایڈریس۔	205
〃	خطاب اہلحدیث کا اس مرتبہ پر اشتہار	206
〃	نقل چٹھیات گورنمنٹ متضمن حکم ممانعت	210
〃	احباب ان کے ربانک اس حکم کے رسید	۲۲۳ تا ۲۲۵
〃	چٹھی پالیٹیو سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب	225
〃	تحسین اس فرقہ کو اہلحدیث کا خطاب دیا گیا ہے	〃
〃	اہلحدیث کی سرت مرتع جیوہابی پر نصرت کی	228
〃	اس تسمیہ میں گورنمنٹ کی کچھ لحاظ نہیں	229
〃	آنحضرت کا بعض کفار کو تعظیمی الفاظ سے یاد کرنا۔	230
〃	کفار کی ڈیپوٹیشن کے اکرام کا حکم اور عمل	231
〃	آنحضرت اور صحابہ کا فقر و عدم پروا ہونا	232
〃	سلطنت انگلشیہ کے خدمات برجستہ و فیہ پر جو اثر دلہا پر حاصل ہوئے ہیں اہل اسلام کو ان سے مسرت۔	〃
〃	آزادی مذہبی کے سبب سے مست	〃
〃	دعوت جیوہابی مین فخر و باکا جواب	234
〃	سلطنت کی اطاعت سو شہادت و کرنا مراد ہے نہ مذہب مین متابعت	235
〃	وجوب ایفاء عہد کے دلائل	〃
〃	کارکردگی پر خوبی کا اظہار اور سچی احسان کا فکریہ۔	236
〃	آنحضرت کا بعض کفار کی خوبیان بیان کرنا	239
〃	آنحضرت کا عیسائی بادشاہ حبشہ کو نیک کہنا اور مسلمانوں کو ہجرت کیطرف رغبت دلانا	240
〃	غیر مذہب کے لیئے دعا مغفرت مین اختلاف دلائل	240

نمبر شمار	صفحہ	مطالب	نمبر شمار	صفحہ	مطالب
۰	۲۴۱	کفار کو ابتداءً اسلام کہنے کے جواز کے دلائل	۰	۲۶۲	اگر مصلحت ہو۔
۰	۲۴۲	ایک نبی کی اپنے ارتداد والے کے حق میں دعائے مغفرت	۹	۲۶۲ / ۲۶	مسئلہ صلح کے بعد ایفاء عہد واجب ہے،
۰	۲۴۳	آنحضرت کا کفار مکہ کے لیے دعاء بارش	۰	۲۶۳ / ۲۷	آنحضرت کی کفار مکہ سے مصالحت
۰	۲۴۴ / ۲۴۵	مخالفین اسلام کے نوزدہ قبیلہ یہود پر	۰	۲۶۴ / ۲۸	آپ کی یہود خیبر سے مصالحت
		شرکو فقہاء کا کفر قرار دینے کا جواب۔	۰	۲۶۵ / ۲۹	آپ کی مضافاتی بحر ان سے صلح
۸	۲۴۸	حدیث من بدل دینہ فاقتلوہ منہم کی تضعیف	۰	۲۶۶ / ۳۰	عہد شکنی کی ممانعت کے دلائل
۰	۲۴۹	آنحضرت کا اسامی بن خولج عنہ کو	۰	۲۶۸ / ۳۱	عہد والوں سے رفع عہد کے بغیر جنگ حرام ہے
۰	۲۵۱	خطاب بالمکذبین کے اصول آثار ہونے پر	۱۰	۲۶۳ / ۳۲	مسئلہ کفار مسلمانوں کے ملک پر غلبہ پاکر تسلط
		کی شہادت			ہو جائیں تو ان کے ملک ہو جاتے ہیں
۰	۲۵۳	احمد خٹک ایڈیس کمپ صوبہ لفٹننٹ گورنر پنجاب			مسئلہ جس ملک یا شہر میں امن بنا کر رہنے کا
۹	۲۵۵ / ۱	الفصل فی مسائل الجہاد			عہد قائم ہو جاتا ہے اور غدر حرام ہے لفظی امر
۰	۰	الخواص تالیف رسالہ جہاد			صریح عہد نہ ہوا ہو۔
۰	۲۵۹ / ۳	تقسیم جہاد کے اقسام مکی و مدنی کی		۲۹۲ / ۳۴	عقیل کا تسلط آنحضرت کو گھر دن پسپ
		تفصیل ہے۔			ملک ہوا
۰	۲۶۱	(۱) مسئلہ اصل مقصود عبادت ہے نہ جہاد		۲۹۸ / ۳۰	اس مسئلہ کی تائید کتاب ہدایہ سے
	۲۶۵ / ۵	اس مسئلہ کے نتائج بحق اہل اسلام و گورنمنٹ		۲۹۹ / ۳۰۰	امام شافعی کا اس میں اختلاف اور اسکی دلیل
۰	۰	مسئلہ جہاد بغرض مدافعت ہے ہر نہ غیر مشروط		۳۰۱ / ۳۰۲	اس دلیل کا جواب
		جبر اہدایت کرنے والے کافر دنیا کی		۳۰۳ / ۳۰۴	مال غنیمت میں امام کے حقوق خالصہ
۰	۲۶۶ / ۱۰	قول ابن الہمام و اسکی تائید میں		۳۰۴ / ۳۰۵	امن بنا کر رہنے سے عہد قائم ہونے پر
۰	۲۶۸ / ۳	عورتوں کو قتل نہ کرنے کا حکم۔			حدیث منیر کی شہادت
۰	۲۶۹ / ۱۴	فلیمون و ہبہ بن بجن اور دیگر مشرکین کو قتل کرنے کا حکم		۳۰۶ / ۳۰۷	مسلہ ۴۵۶۷ کے نتائج
	۲۶۳ / ۱۵	جبراً مسلمان نہ کرنے کا حکم		۳۰۸ / ۳۰۹	ہندوستان کے مسلمانوں کا لحاظ عہد قرین
۹	۲۶۴ / ۱۸	نتائج مسئلہ قدیم بحق اہل اسلام و گورنمنٹ			مسلم ہونا۔ رئیس (۱) رعایا مرد (۲) دسار رعایا و
	۲۶۵ / ۱۹	مسئلہ جس ملک میں مذہبی آزادی ہو وہ دار			گورنمنٹ۔
		الاسلام ہے نہ وہاں اب اسلام پر مذہبی		۰	قسم اول دوم کے عہد کا ثبوت
		چڑھائی جائز نہیں اور نہ اس سے ہجرت		۳۰۹ / ۳۱۰	قسم سوم کے عہد کا ثبوت
		واجب ہے۔		۰	گورنمنٹ کی اہل حدیث پنجاب کا عہد مریکو
۰	۲۷۰ / ۲۰	دار الاسلام ہونے کی شرط			نقطعی ہوا ہے
	۲۷۱ / ۲۱	ہجرت صفحہ اور صفحہ کا دار الاسلام ہونا		۳۱۰ / ۳۱۱	ہر ایک جنگ شرعی جہاد نہیں ہے
۰	۲۸۱ / ۲۵	مسئلہ سوم کے نتائج ہندوستان پر مذہبی		۳۱۱ / ۳۱۲	مسئلہ شروط جہاد میں بڑی شرط خلیفہ للمسلمین
		چڑھائی اہل اسلام کے سلاطین کر سکی جائز			مسئلہ امام یا خلیفہ کا وجود جہاد کی بڑی شرط ہے
۰	۲۸۳ / ۲۶	نہیں مسئلہ کفار لائق جنگ ہونے میں صلح کی اجازت ہے		۳۱۲ / ۳۱۳	مسئلہ مسلمانوں کے مجاہدات ناجائز ہی بلا امام کے
				۰	ہی جائز۔
				۰	فتاوے عالمگیری سے شرط خلیفہ پر نتیجہ کی تائید

صفحہ	سطر	مطالب
۱	۱۶	شرط وجوب دلائل حدیث سے
″	۵۳	صفات امام بفقد رکلام سے بحث
″	۲۵	شرط خلافت پر شہادت احادیث
″	۲۹	بحالت لاچاری علماء امام رہنے کی اجازت پر حدیث کی شہادت
″	۳۳	مسئلہ ۹۰۰ء کے نتائج
۱۱	۳۳	اپریل فول اور احمدیت اور احمدیت کی نرالی قومی کی تحدیث
″	″	حنفی وغیرہ مذاہب اسلامی کی توہین توہین اسلام ہے
″	۳۴	حنفی مذہب کی مسائل کتاب وسنت کے موافق ہی ہیں۔
″	۳۷	کذب کے وعید
۵	۳۴	احمدیت ہی عام مسلمانوں کی مزاحمت اور
	۳۴	اسکا سبب
″	۳۴	امین اکی معذوری کا بیان
″	۳۴	تدبیر مصالحت
″	۳۴	افغانستان اور مسلمانان ہندوستان
″	۳۵	ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ کی مخالف کسی جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے
″	″	مسلمانوں کے وہ مسائل جنسے یہ ملانیت حاصل ہے
″	۳۵	خلیفہ کا قریش ہونا ضروری ہے
″	″	حضرت سلطان روم قریش نہیں اور نسب نامہ حضرت سلطان
″	۳۵	نسب نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
۱۲	۳۵	مضمون رسائل رسالہ اقتصاد کا خلاصہ
″	۳۵	اکثر فرنسی الغاب کرسٹانا صرت دعوی ہے
″	۳۶	اکثر ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کا اسل مذہب پتہ نہ ہونا۔
″	۳۶	مسلمانوں کا یہی حال ہے
″	۳۶	بعض اسلامی فرقوں کی جنکو اہل سنت نا جانتے تفصیل
″	۳۶	اکثر حنفی حنفی نہیں ہیں۔
″	۳۶	اسی علم اصول کے موافق عامی بھی اجتہاد کہلا سکتے ہیں۔
″	۳۶	بعض معمور خبر اقنوس اور اکمور پر رائے
″	۳۶	نصیحت (لفظ وعاظ کی استعمال پر)
″	۳۶	تخمیس رسالہ علم الٰہی عقلی
″	۳۶	خدا کی صنعت ہو اور مس کے وجود کا ثبوت

تمت

اطلاع

عبارات ملا صاحب جنہا سانی کو جنکی اغلاط کی فہرست رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱ میں درج ہو چکی ہے ہمنے علمائے لاہور کے سامنے پیش کیا تو سبھی علما نے بالاتفاق ان عبارات کو ناپسند کیا اور غلط قرار دیا بعض علما کی تحریرات اور بعض کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہیں متقدمین ملا صاحب ان عبارات کی غلط ہونے تک کریں گے تو ہم ان تحریرات و ملفوظات کو ضائع کریں گے۔

(تصحیح غلطی - صفحہ ۳۷۰ سطر ۹ جلد ۱۰ میں الفقہ ہی کو طبع ہوا ہے صفحہ ۳۷۰ جلد ۱۱ کے اس نکتہ کا حاشیہ (القسطاس) حاشیہ ہو حاشیہ صفحہ ۳۷۵ کے بعد جلد ۱۱ کا الفقہ پڑھا جاوے)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول دوم و سوم — معہ — جلد نہم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علٰحدہ شائع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علٰحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہے (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شائع کرنا۔

(د) پولٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عموماً عہ سالانہ ہے خواص (رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھ روپیہ لیے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعا خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ رعایتی عہ ادنےٰ ۱۲ آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

فہرست مضامین

نمبر ۱ و ۲

(۱) کیفیت [illegible] (لائق ملاحظہ خریداران)
(۲) خوش فہمی ناخوشی لائق ملاحظہ ناظرین ضمیمہ سراج الاخبار مطبوعہ ۲۱ جون ۸۶ء
(۳) مدرسہ علیگڈھ کی مسجد
(۴) نواب صاحب بھوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہائی لائق توجہ حضور لارڈ ڈفرن و سر لپل گرفن

اشتہار

انگریزی حصہ اشاعۃ السنۃ کا (جو مضمون نمبر ۴ نواب صاحب بھوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہائی کا ترجمہ ہے) کمپوز ہو رہا ہے جو عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ اسکی عام قیمت عہ۔ رعایتی ۸۔

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین اشتہار گشتہ طلا مین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجھنا چاہیے۔

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لایق اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بھائیون نے نواب صاحب بھوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جھوٹ ملا دیا گیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین جو مہمل اعتراض ہین۔ اور اسمین جھوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر سے ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مغلد ایسا قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بھوپال کو بیوقوف بنا کر دھوکا اور فریب عرضی کے ضمن مین یہ مضمون لکھکر پیش کیا کہ مجھ کو پچاس ہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گورنمنٹ مین نواب صاحب کے پاس تمہاری مخبری کرونگا کہ انہون نے مجھکو پچاس ہزار روپیہ دیکر مہدی سودان کے پاس بھیجا تھا اور پچاس ہزار روپیہ اور جو کچھ کا وعدہ کیا تھا اب پچاس ہزار روپیہ نہین دیتے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ شخص مجرم ہوا ایک دفعہ اس سے پہلے بھی اُسنے ایسی حرکت کی تھی جسپر اسکو سزا ملی تھی۔ چنانچہ سرشتہ عدالت فوجداری بھوپال مین ان مقدمات کی مثلین ہین جو ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کھلم کھلا دشمن ہے اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف اپنے بچاؤ کے لئے وہ خود بنا دے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے کہے) لایق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بھوپال کی وفاداری اور سرشتہ عدالت بھوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے ان مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام ونشان بھی نہین ہے - ہم ان تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل وتفصیل ان مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دھوکہ کہایا ہو) امید رکھتے ہین کہ وہ ہمارے بیان ودلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے -

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد وفساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب دیوان خطب (یا موعظہ حسنہ ہے) اس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اس غرض سے اس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہے کہ عرب ومصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش واشتعال پیدا ہو -

اس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو صحیح ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تھا باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنی کی ترغیب ہے اور عربی زبان مین وہ کتاب اس غرض سے بنائی گئی اور مصر وعرب مین وہ اسواسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط ودروغ ہے -

اس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا خطبہ تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا سکھون سے انکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد کرنا - اسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ انہون نے بنایا تھا - گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ انکا جہاد تھا - اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہے - بلکہ اس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجائز سمجھتے تھے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے - چنانچہ انریبل سیّد احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہو چکا ہے -

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سابق کے خطبون کو جمع کیا تو اسمین مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کر دیا - اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوایا - اور (اس خیال سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن و حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بہ شرائط خاص (جو اسوقت یک قلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ بہر حال واجب - اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحۃً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے -) اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف نہ سمجھا - یار لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا غنیمت سمجھکر بعض افسران گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جسپر ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو کرنیل ہنٹر من صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سیہور علاقہ بہوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے - نواب صاحب نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو اُنکو اسوقت میسر آئین جمع کر کے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل نکال دیا - چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکہا سکتے ہین - اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے -

اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکہانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا -

* دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے - جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکہا سکتے ہین - ہم نے چاہا تہا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اوس خطبہ کو نقل کرتے - مگر اس خوف سے کہ ہم پر بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جائیگا ہم نے اسکی نقل کو مناسب نہین سمجھا -

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اس کتاب یا خطبہ کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا) نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال دیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تھا۔

اس بیان سے ناظرین با انصاف کو یقین ہوسکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہوسکتا۔ اور اس کتاب کی نسبت جو ہمارے بھائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی تھا۔ اور سب سے دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے اسکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

اس کتاب کے نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اسکے صفحہ ۸۸ سے ۱۰۱ تک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ انگریزونکو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جاوے۔" اور اسکے صفحہ ۹۲ سے صفحہ ۱۰۴ تک بجواب سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ "ہندوستان دارالحرب ہے" مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر ان سے چھوڑانا مسلمانونپر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکھنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے"۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین لکھی ہین کہ مزید برآن منصور

نہین جیسے لفظ "شیطان" "خبیث" وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھی ہین۔ اور نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو مشتہر کرنے سے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل ہین۔

پہلا مضمون جو صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السایل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام موجود بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۲ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبدالباری یمنی کے رسالہ سیف تبار کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے انکا ذکر و حوالہ گو ہدایۃ السایل مین نواب صاحب نے نہین دیا۔ مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السایل سے تیرہ سال ۱۳۱۲ھ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف تبار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہ دونو اصل رسالے (بانیان۔ اور سیف تبار) ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اُسکو ہم دکھا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سودان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کارروائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا۔ اور اُسپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا۔

نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کانشنس کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اس سے انکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہیں ہے اس قسم کی بلا تحقیق (بلا تائید دلیل) مضامین کے انکی کتابوں میں درج ہونے کا **ایک سبب اور بھی** ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ اور نواب صاحب اور انکے مقلد دوستوں نے اسکے بیان سے پہلے معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اس سبب کے اظہار و بیان میں حق گو و معذور سمجھیں۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال کریں نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہیں مگر حق اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم اُنکے پاس خاطر حق کو نہیں چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف میں تحقیق و تدقیق کا التزام نہیں صرف تسہیل و تالیف انکو پیش نظر رہتی ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے مسایل کو محقق ہوں۔ خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہوں خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف میں درج کر دیتے ہیں۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل میں نہیں پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل میں بھی انکی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے ہم عصروں و ہم چشموں (مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی و غیرہ علماء) نے انکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسایل میں غلطی و تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کر دکھائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہیں ہم کو اس سے بحث نہیں کہ فلان امر میں حق و صحیح کونسا قول ہے۔ جب بعض علمی اور مذہبی مسایل میں انکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو ان مسایل میں جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے انکا اقوال غیر کو بلا رد و قدح نقل کرنا کون سے قسم اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی میں مبتلا ہیں اور ایسے مضامین کے نتیجے سے بالکل

ناآشنا۔ لہذا ان مسایل کے نقل بلا تحقیق مین وہ اور بھی معذور رکہے جانے کے مستحق ہین اور انکی اشاعت سے انپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب بغاوت و فساد کی نیت رکہتے ہین بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ یہی کتاب ہدایت السایل مین اور جو اسکے بعد اونہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسایل بھی انہون درج کئے ہین۔

(۱) ہندوستان کے بلاد دار الاسلام ہین نہ دار الحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ ۹۴ لغایت صفحہ ۱۰۴ یکقلم رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا و رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی ہوچکا ہے۔ لہذا ہندوستان کے کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تہا نہ جہاد۔

(۴) ہندوستان کو دار الحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہے۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور سندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیر خواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے وغیرہ وغیرہ۔

کتاب ہدایۃ السایل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکہا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بھوپال وغیرہ دار الحرب ہین یا دار الاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دار الاسلام ہین نہ

در عرب وارد پر کتب فقہ کے مستند و اقوال و عبارات نقل کر کے ثابت فرمایا ہے کہ چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً زیر دار الحرب بنا بریں زیارت ہم آنجا واجب نخواہد بود کذا فی فلیس ✕ ✕ ✕ ✕ وفی حال فقہاء و فقہائے شافعیہ ہند مثل علمائے دہلی و رامپور و بھوپال و جز آن بین است کہ مملکت ہند خصوصاً اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بلحاظ بعض عوارض موقت [illegible] دار الاسلام بودن مملکت السلطان فی [illegible] ھو کما ھو المبین فی اللہ اعلم "

او در کتاب شواہد العوارف بین صفحہ ۴۷ حدیث مائلت مذکور را بسط و تفصیل سے نقل فرمایا آپ نے فرمایا ہے "فقہ این حدیث کبیرہ بودن مذر و نقض عہد است خواہ با مسلمان و خواہ با نامسلمان و بین است متاخرین و اہل علم بر این است کہ اہل اسلام قدیماً و حدیثاً و در این [illegible] کہ حکومت سلاطین و روسا باہر کدام از اہل دولت و حکومت معاہدہ دوستی و مہادنہ عہد و جز آن بیکنند در حفظ آن عہد و مواثیق تا آنزمان کہ بیشکنند و نقض از طرف شریک اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی بیشمار ستند و این معاہدہ کہ بین ملوک و روسا و حکومت می بندد در حمایت آن ریاست نیز در آن بہ بالجملہ تضمن و التزامی دارند می باشند و ایفاء آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان کو کذا عہد حمایا و دولت آن معاہد و خلیفہ باشد چہ رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہدے بندد نہ از طرف ذات خود تنہا و معاہدہ و مہادنہ ایشان قرار و اعتراف تابعان او ست دیدہ باشی کہ در زمان خذلان شکریان دولت بر طانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند اما روسا ہند چنانچہ [illegible]

[illegible] الفاظ سے بھی نمایاں ہے نواب صاحب باطنی دنیا کے بین مگر یہ بین کہ یہ کہنے کے الفاظ بین اور یہ سوچتے بین کہ مذہب کے لحاظ سے وہ خیانت خود گنہگار ہیں ہم گمان نہیں کر سکتے کہ وہ دلکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہوں۔ اور دین حق پر جانتے ہوں پھر بھلا [illegible] کے حق بین ان الفاظ کے سبب بان ممن دراز کرنا کب مناسب ہے۔

خود استوار ماندند و همین است شایان شان ایشان و در زمره حکم دین و ایمان الیشان در کرده
آن کرده و یکبند دست نه تنها نزد حکام مسلم معتبر یافته و یابد بلکه در دین خود نیز غازی و ناقص
عهد و ناکث عقد و مرتکب کبیره باشد آنچه در پیداش آن در حضرت دین و ایمان قرار گرفته است
پس گویا که نکیس همه دین همان خود را از بنیاد بر انداخته و بعد ازین بیرون کرده و همه آن همان بار بخود
فاسد ساخته و چون شدت عهد درون بهمه و عدم غدر و شیوع معتبر است پس بر ذمه
همت هر مجاهد خواه پیش کدام ریاست باشد یا در کدام مملکت و اجب است که آن
مدت معهود اندیشه نقض نهد مقصود خاطر نگاه دارد و مطمئن آن است که بهبود و آسایش رعایا
با دولت برطانیه نسبتاً اکمل و اطول بعد ازین معهود شده است و بنا سبیل چنین مرقوم گشته که
در عهدنامهای هر دو احد از انها مبسوط است پس این همه امور و جمیع مقررات که معاهد
اند باین عهود مضبوط و موید هرگز نمی رسد که موازی و اختراقات مقرره مغیوبه طرفین را
و خود را بشکستن این اقرارات و انتهار خدمات و اظهار عداوت و خوان همه دنیا و
آخرت گردانند و پیداش آن در هر دو جهان خود بیقین گردند

اور اسی کتاب (موائد العوائد) مین بصفحہ ۳۴۴ آپ نے لکھا ہے مناقب جہاد
در راه خدا که در رشته آن و کتب دین وارد است ثبوت فضیلت و ترتب اجر موعود آنها
منوط است بحصول شرائط و احکام صادقه آن و در زمانه پیش جهاد که امروز عالمیان را
سبب فوز خود به نجات و بلوغ بدرجه شهادت کبری گمان نمی کنند نقد پیش نیست و
احدی از اهل علم و معرفت ابتدا بعیت اسلام ابوسه آن نرفته چنانچه در زمانه برگشتگی فوج
و عساکر دولت انگلشیه در مملکت هندیه از یاران و نوابان و دیگر مردم بر خاستند
و با حکام ذیگ معرکه حرب و ضرب آراستند و بهبود و نیال کردند که این جهاد است و نوبت
تا انجا رسید که زنان و طفلان بیچاره را پاره پاره ساختند و با تشنج غم خفته سوختند
حالانکه این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و هر که امروز آنچنان گوید

آنہا در زمان غدر کردند حکم و ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقتدار حکام انگلیسی دار اسلام است یا دار حرب فتوئے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون بر اسلام و فی الجملہ دوران بقیے چہ بلکہ گناہے از گناہ و کبیرہ از کبایر باشد نزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی و ہر کہ موافق ایشان در ین مدارک و مفاہیم است پس نزد و سے نیز جہاد در ین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بہمت آنکہ ایشان در حرب حربت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیفگندند در سرزمین ما الوب گذشتہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوہ آن از برائے جہاد شرط نخستین بیعت کردن است با کسی کہ او صاف امامت بر وے بکمال داشتہ باشد و اہل حل و عقد آزاد پسند کنند و مردم او نشنند صاحب رائے امامت او اقبال نمایند و ابا از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند باغی واجب القتل باشد و در ین در کار زد و خورد ہا کشتہ شدہ این ہمہ شرط در زمان خود ما کہ یک قلم مفقود بود و تا زمان ما نبود وقت وجود نیز معدوم است پس بر بنائے قدیمت اسلام پیچ از مسلمانان این دیار بفکر جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمی رسد۔"

او کتاب دوم حضیب این تمسک [illegible] آنچہ نگاشتہ پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہند از کاکنہ پشاور و از گجرات سندھ تا دکن شاید و چیا ردائے یک نباشد کہ معتقد جواز جہاد و قتال بود دلت برتش نواہد بود زیرا کہ شرط این عمل در ین وقت در ین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در ہر دم این روزگار غریب دشوارے نماید۔"

او کتاب ترجمان و بابیہ [illegible] جسکو ہمارے بھائیون نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹھہرایا ہے آپ نے [illegible] ۱۷ بخار تیرہوین صدی آگرہ سے نواب عبداللطیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

سنہ ۹۵ مین خریداران رسالہ کی ترقی ہوئی ہر گر صرف درجہ پنجم کی جو مفت رسالہ کو مدد دیتے ہین اور روپیہ پیسے کو دنیائے ناپاک سمجھکر اس پاک رسالہ کے عوض مین دینا جائز نہین جانتے - اور وہ مالی خریدارون کی نسبت نمبر مین نصف سے بڑھ گئے ہین -

خریداران درجہ اول و دوم تغیر و تبدل کے بعد سال گذشتہ کے برابر ہے - درجہ سوم کے العدد تغیر و تبدل سات گھٹے - چہارم کا ایک - (السدس)

اس سال کی آمدنی پچھلے سب سالون کی نسبت کمی پر ہی ہے جسکی مہنیان ایک ہزار چھ روپیہ پانچ آنہ ہے - جو رسالہ کے مصارف کے لئے مکتفی نہوئی اور ناچار اس سال تین - روپیہ قرض لینے کی نوبت پہنچی

ہمارے خریدارون کے ذمہ آخر سنہ ۹۵ تک چھ سو پچاسی روپے دو آنے باقی ہین - اگر وہ خدا کا خوف کرین - انصاف و مروت کو عمل مین لاوین - قومی ہمدردی کو اپنا فرض سمجھین تو اس تین سو روپیہ قرض کا ادا ہونا مشکل نہین - گر افسوس کا مقام ہے کہ نوف خدا - مروت - انصاف و ہمدردی تو کجا بعض حضرات کو ننگ دنیا کا بھی خیال نہین - نہ وہ نہایت نادہندون مین اپنے نام نامی کی تشہیر سے دہتے ہین اور نہ نالش کی دھمکی سے خوف کرتے ہین - لہذا انکے معاملہ کو ہم خدا کی سپرد کرتے اس رپورٹ مین صرف ان معاونون کو جو ہمیشہ سے رسالہ کے حامی و مربی رہے ہین اس رسالہ کی مالی حالت کیطرف توجہ دلاتے ہین اور انسے امید رکھتے ہین کہ وہ اپنی عنایت و توجہ مدید کو کار فرما ہوکر زر واجب ادا فرمائینگے - اور رسالہ کو اس قرض سے فارغ کرینگے -

اس مالی حالت کے مقابلہ مین جو رسالہ کی معنوی (مضامین کی) حالت ہے وہ ناظرین پر مخفی نہین ہے ہم اپنے خیال مین اسحالت پر بحکم "کے مال مست و کے حال مست" ایسے مست و محظوظ ہین کہ اسکے مقابلہ مین اسکی مالی حالت کی کچھ پروا نہین کرتے اور یہ عزم رکھتے ہین کہ جب تک ہمارے ذاتی مال و اثاثت سے اس رسالہ کا کام چل سکیگا ہم اس رسالہ کی اشاعت اور اپنی قوم کی خدمت سے پہلو تہی نکرینگے -

ن سی آئی۔ ای کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور
ہ ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کرکے بصفحہ ۲۰ کہا ہے کہ میںنے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب
حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور دفعتہ ان شرایط جہاد کا اسلک مین ذکر کیا ہے جسکا کوئی
ثبوت ۱۳ ویں صدی مین دیا گیا ہے۔ یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ
مین ہوئی اور اسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی آئی ای سے کوشش
فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے سکرٹیفک ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب غیر
مطبوعہ ریاست بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہین ہے کہ ریاست
بھوپال ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مہینے
مین ۱۲ ۱۳ چٹھی مین البتہ دولت ملکی نکتہ چینی مذکورہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کی
رجوع کیا۔ اسلئے تحریرات مذکورہ کو موافق منطقا اہل اسلام عموما اور اہل حدیث کے خصوصا
پایا۔

× × × × × × × × × × × × ×

ن لن جو ایک کتاب مبسوط نام وربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس
فی سنہ ۱۸۷۷ء مین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرایط مذکورہ مین جنکا وجود اس زمانہ مین
مفقود ہے۔ لکھا ایک کتاب دوسری مین جنکا نام اکلیل ہے مثلا یہ بات عربی عبارت
مین اپنے اوستاذ الاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کی
ہے کہ انقیاد رعیت عادل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب قاہرہ عامہ
مین کوشش کرے اور خیر خواہ و امن جوے عامہ خلایق ہو۔ اور بصفحہ ۲۳ کہا ہے مجھ
ثبوت وجوب ا... جہاد علما حدیث پر خواہ مقدار جون یا متاخرین محض خیال خام ہے
کوئی دانشمند تحریر کارروائی عاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے
ان عالیون کے جو حد کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل مین کوئی شخص بھی اہل علم
و معرفت سے ایسا دعوے کرے کہ ہر کارستے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت وجود کے بخصوص

فرض ہے یا اس وقت مین شروط جہاد موجود ہین اور اس مین بصیغہ ۷۶ کہا ہے۔ اور دوسرے سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تشریح کی ہے ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب حنفی کا اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین اولاً اور کتاب وصل حبیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جایز ہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب سوانح العوانح مین ثالثاً اور حال واجبین کا توابع علماء حنفیہ سے کتاب نتایج کلل مین رابعاً لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین زمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکھنا اون لوگون کا کام ہے۔ جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا۔ اور امن کا اُٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہو اور سب منتظمان عمالدار ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو ورنہ کسی ذات کا آدمی ہو اور سب اسکو قبول کرین اور اُسکی اطاعت اپنے حقین مین فرض جانین اور سب شرایط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد ہو سکتا ہے۔ سو ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے۔ اور وہ شرایط بالکل معدوم۔ جو موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی و باغی نہین ہو سکتا۔"

اسی مضمون کی عبارات انکی اور تصنیفات مین بھی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین ہوئین ان عبارات و مسایل کو دیکھکر کس منکر کو (بشرطیکہ انگلو نواب صاحب یا انکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو) یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ جو عبارات و مسایل گورنمنٹ کے مخالف انکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بانیان وسیف تمار سے منقول ہوئے ہین انکی نقل سے انکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے۔ اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسایل کے مطابق ہے۔ نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسایل کے موافق ہوتا اور انکی نقل

واشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا انکا مقصود ہوتا تو اس دلی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ انسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب ہدایۃ السایل مین اور سالہا سال اسکے بعد متعدد کتابون مین ان مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اس ذراسی موہوم و خیالی اشتعال کو وہ اسقدر متواتر پانی ڈالکر نہ بوجہاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایک دو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ انکا دلی اعتقاد یہی ہے جو سالہا سال سے بکرات و مرات انکے دل و زبان و قلم سے نکل رہا ہے۔ اور ان مسایل بانیان و سیف تبار کی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی و نتایج کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا موید ہم کو انکی کتاب العبرہ فی مسایل الجہاد والہجرۃ کا ایک فقرہ تحریر تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹) ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین فقہاء نقل کرکے فرماتے ہین۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

وعندی ان ہذہ المسئلۃ من المشتبہات التی لم یظہر حکمہا علی وجہ یحصل منہ ثلج الصدر و یذہب بہ عطش الفواد ولنا توانی حررتہا فی ہدایۃ السایل الی ادلہ المسایل

عندنا ان مذهب الحنفي هو الذي ينبغي ان يختار في هذه	پس اس وجہ سے ہی وجہ ہے۔ کہ تم مجھے
البلاد يعني الهند لانه اسهل المذاهب واقربها الى	دیکھتے ہو کہ ہدایۃ السائل میں حنفی مذہب
الكتاب والسنة وكتبنا في موضع اخر على طريقة	کا پابند ہو کر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام
اهل الحديث الدالة على اعتماد ما اتفق عليه الكل وجمعت	ہے۔ اور جگہ محدثین کے (بعض محدثین

یعنی کو مرد سمجھتے ہیں۔ جنکے اقوال نقل کئے ہیں۔ نہ کل محدثین کو ہر جگہ پر اسکا دار الملک ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (غیرہ) میں نیچے کہنہ اور مچھلی (دونوں کے اقوال کو جمع کر دیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہیں کیا۔"

اس عبارت میں ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے۔ اور اس امر کی پوری تصدیق کرتا ہے۔ نواب صاحب کو نقل اقوال غیر میں تحقیق کا التزام نہیں ہے۔ اور آپ اپنی تصانیف میں ہر قول غیر مخالف معتقد کو بھی نقل کیا کرتے ہیں پھر ان مسائل کو جو بسالہ بانیان وسیف تبار آپ نے نقل کئے ہیں انکا دلی اعتقاد سمجھنا اور اعلی اشاعت اُنکی بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے۔ بالجملہ ان حالات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ ان عدم ثبت بے ضبطی ناواقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام کو قایم کرو سو لایق تسلیم ہے ویسے

ہمارے ایک اسلامی بہائی کا رسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۷۸ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل مقتضی خیر خواہی اطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ ۳ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات ۔۔۔ کے ہاتھ سے اور اسوقت لکھی گئی ہیں کہ نواب صاحب کا انگریزوں سے جہاد فی اشاعۃ الکتاب میں تصنیف کرنا۔ اور انکو ہندوستان میں اور روم و عرب میں بانٹنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ داروں کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا۔ اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اسلام پاکر پہلی کتابوں کے مخالف لکھنا شروع کیا اور اپنے ہم شہریوں کو بھی ہوا بال آگرہ و لاہور میں (اس۔ ستشاید اشاعۃ الکتاب تکفیر

پھر بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد۔ یہ بات ہو کر اس اخبار کے صفحہ میں لکھا
خلاف اپنے اور یہ کہدیا کہ یہ دلائل و عبارات اس ہذا (سزاوار حال) کے خوف سے
لکھی ہیں کہ یہ کوئی تعین۔ یہ کیسے ہو سکتے ہیں جو بیگانوں پر بیس پشتہ سے ان کو یقین ہو چکا تھا
یہ کیسے اور صاحب درجات عالیہ بہشت کا رسپانڈنٹ سراج الاخبار
نے ہم متعول سابق ہیں ہمارے احادیث کے حق میں فرما چکے ہیں۔ کہ انکی تحریرات متعلق
ہیں اور اعتماد کے قابل نہیں۔ دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو نہیں
چاہتے ہیں۔ انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایۃ السائل اور رسالہ
دافعین و سیف تبار سے منقول ہیں۔ اور یہ آخری عبارات وسائل الجرم
نے انکی تصانیف سے نقل کئے ہیں۔ ہمارے زبان سے اور اپنے مولوی اسمٰعیل کا جہاد دکھاتا ہے
اس اپیل میں ان حضرت کے مغالطات واقعات کا جواب دینا بھی ضروریات سے ہے
پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزوں سے جہاد کی ترغیب و اشتعال میں کتابیں
تصنیف کر کے ہندوستان میں کم اور ممالک روم و عرب میں زیادہ شائع کی ہیں۔ یہ
دروغ بے فروغ ہے۔ جس قدر ممالک روم و عرب میں نواب صاحب کی کتابیں شائع
ہوئی ہیں۔ ان میں ایک کتاب بھی ایسی نہیں ہے۔ جس میں انگریزوں سے جہاد کی ترغیب ہو

بہ قسطنطنیہ میں نواب صاحب کی کتابیں جس کو معتمر الدولہ نے خود جا کر ثبت و ترغیب
نواب صاحب سے ذاتی فائدہ کے لئے چھاپا ہے۔ بخود ظاہر ہے۔ کہ وہ مطبوعہ ایسوں کے ہاتھ
در مطلب اس کے کچھ علم الحدیث و علم استنباط مسائل میں ہو گا۔ جو کتابیں آپ نے چھپوائی ہیں۔ انکی فہرست
یہ ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری۔ تعلیق صحیح بخاری۔ نیل المرام شرح منتقی الاخبار۔ عون الباری۔ رسالہ اسمائے رجال۔ رسالہ وسائل ابن عربی۔ رسالہ اذکار
کتاب بکلام مستورات۔ الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ۔

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو
دو کم سے کم ان کتابون مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے۔
اور اسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کہل گیا۔ تب نواب صاحب نے
اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین
اول تو محض دروغ ہے۔ جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنل سبزمن پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت
صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض
ہوا تھا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچھ اعتراض نہین ہوا تہا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی قصور
اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو بواسطہ کرنل سبزمن ہوئی تھی) معافی قصور اشاعت
ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجھا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اسمین
فقرہ صاف طور پر بھی درج ہے کہ "۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السایل) کے
وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تہا" پہر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا
علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چھاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔؟

ثانیاً یہ بات صحیح و راست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس
سے نوابصاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اُن مضامین کا مخالف
منشاء گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشاء گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر
کرنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجھا اور نادانستگی
و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تہا۔ اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو
مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تہوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا۔ پہر اس
کارروائی لایق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین
تو کیا ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بہوپال و لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے

بھی تب ہی سے ممانعت جہاد میں کچھ کچھ کہنا شروع کیا ہے یہ بھی موضوع بے موضوع ہے ۔

آگرہ و بھوپال کے ہم زبان نواب صاحب کی تحریرات سے تو ہم واقف نہیں ۔ لاہور میں الکاظم مشرب اس قسم کے مضامین شائع کرنے والا ایک رسالہ اشاعۃ السنۃ ہے اسکی نسبت یہ گمان ہمارا بیجا نہیں ہے ۔ نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض تو ۱۸۷۱ء میں ہوا تھا ۔ اور اشاعۃ السنۃ اس سے تین سال پیشتر ۱۸۷۹ء سے اس قسم کے مضامین شائع کرتا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکے موجودہ حالت امن و آرام میں جہاد جائز نہیں ہے ۔ اور یکہ و تنہا ممانعت جہاد رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۸۳ میں مشتہر ہو چکی ہے) بلکہ اس سے بھی چار برس اور پیشتر ۱۸۷۵ء میں یہ اشاعۃ السنۃ رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد تالیف ۔ چکالت ہیں قرآن و حدیث اور فقہی دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس گورنمنٹ سے مسلمانوں کا جہاد کے ہوں خواہ کسی پادری کے ساتھ ہو جائز نہیں ہے ۔ اور اسی سال پنجاب سے عالم المحدیث نے ہندوستان ایک رسالہ اضداشت پر مقابلت گورنمنٹ کا اظہار کیا تھا یہ گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تائید و تصدیق ہوئی ۔ ایک سرکلر بھی جاری ہوا تھا جو اشاعۃ السنۃ جلد ۲ نمبر ۱۲ میں منقول ہو چکا ہے ۔ بھوپال و پنجاب اور قصور و لاہور کے ہم زبان نواب کا وفادار و فرمانبردار گورنمنٹ ہونا اور انکی تحریرات کا اصلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگوں کو بلانا اور فساد و بغاوت سے گورنمنٹ سے بچانا نواب صاحب پر اعتراض ہوئے سے رسالہ اشاعۃ السنۃ گورنمنٹ کو ثابت ہو چکا ہے اور اسپر گورنمنٹ کا یہ چٹھیات و اعزازیوں کی شہادت موجود ہے پھر اشاعۃ السنۃ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ جس سے ممانعت جہاد ہوئی ہے نواب صاحب کا حال معلوم ہوا ہے بتان نہیں ہو سکتا ہے ۔ کوئی کہے کہ نواب صاحب کی تحریر سے ثابت ہے ۔ تو ہم کہیں گے کہ تو ہمارے

ملکی ریفارمر اخبارون کے ایڈیٹر ان اکاذیب کو اپنی اخبارون مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی اشاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا اس موجودہ سزا کے خوف سے تہا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر انکو یقین ہو گیا تہا۔ اسکا دروغ ہونا اسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکہا گیا ہے۔ وہ بھی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس سے علاوہ اسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے کہ جن عبارات رسالہ سیف تبار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنے پر نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ کے لیے آخری عبارات متضمن خیر خواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ عبرۃ مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۹۴ ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نواب صاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے اور انپر سزا پانے کا خوف و یقین رکہتے۔ اور اسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ ان دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کرکے اسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پہر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجہے تھے۔ اس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا۔ محض سادگی و رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شائع کئے ہیں

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلاوجہ بدنیتی کا گمان جائز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے ایڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیر خواہی گورنمنٹ اُنکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدانکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین۔ اور انکے نام کا جمعہ و عیدین مین خطبہ پڑھتے ہین) مقابلہ ہوجاوے۔ تو یہ لوگ سب کے سب گورنمنٹ سے باغی ہوجائین اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اسکے جواب مین جو بات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے۔ اور اسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و افترات خیر خواہی کا دل سے ہونا ثابت کرسکتے ہین۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین۔ اس بات کا جواب ترکی بہ ترکی تو یہ تھا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان و خانصاحبان کے جو اس غدر کے بانی مبانی تھے۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب تھے۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بھی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپ کو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکھتے ہوئے شرماتے ہین۔ خدا آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پر جو ہمارے جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین۔ کیون فساد انگیز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ہمارے معاون بھی جب تک اسکی معنوی حالت کو پسند کرین اسکی معاونت کو اپنا فرض سمجھین اور اس بات کے منتظر نرہین کہ مہتمم رسالہ کا ذاتی مال و اثاث خصوصاً کتب خانہ اسمین صرف ہوکر تمام ہولے تب ہم اسکی مدد کرین۔ **اور جب** وہ اسکی معنوی حالت کو ناخوشی کی نگاہ سے دیکھنے لگین تب اسپر ہمکو فوراً آگاہ کرین ہم اپنے ذاتی اور بعض اہل پسند کی استطاعت سے اسکا کام چلتا دیکھینگے تو اسکو چلاتے رہینگے ورنہ اسکو بند کر دینگے۔ یہہ امر ہمدردی۔ اخوت و نصیحت اسلامی کے مخالف ہے کہ اسکے مضامین کو پسند کرین اور معاونت سے دریغ روا رکھین۔ یا اسکے مضامین کو غیر مفید سمجھکر پسند نکرین اور اسپر سکوت فرماکر پرچہ کو جاری رہنے دین اور معاونت کا نام نلین۔

ان معاونون کی خدمت مین جو اس رسالہ کے مضامین کو مفید اور اسکی معاونت کو اپنا قومی فرض سمجھتے ہین یہہ **التماس** کرنا بھی نامناسب نہین ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے موافق اس رسالہ کی معاونت کرین۔ اور ہمارے ان الفاظ ٹینل پیج رسالہ کو کہ ان "مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے" جنکو ہم ۱۸۸۴ء سے شائع کرتے چلے آئے ہین غور سے پڑہین۔ ہمکو **معلوم** ہوا ہے کہ بعض حضرات سو سو دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین پہر وہ آٹھ آنہ ماہوار سے زیادہ معاونت پرچہ نہین کرتے ہم انکو صاف صاف کہتے ہین کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا۔ اسمین جو صاحب کچھہ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بغور ملاحظہ التماس ہذا کرین۔ ورنہ اپنے آپکو ایک روپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجھین۔

مفت خوان حضرات کی خدمت مین یہہ التماس ہے کہ خدا تعالیٰ نے مال مکسوب مین چالیسوین حصہ (زکوٰۃ) سے زیادہ فرض نہین کیا۔ **مال** غنیمت سے خمس سے زیادہ نہین لیا۔ وہ حضرات اشاعۃ السنہ کے مال کو غنیمت کا مال سمجھتے ہین تو بھی وہ خمس سے زیادہ کے مستحق نہین ہین۔ لہذا ہم ان حضرات کے نمبر کو نصف سے خمس تک گھٹانا چاہتے ہین۔ **اِن** حضرات کو مناسب ہے کہ یا تو ادنیٰ درجہ کے خریدار بنجاوین جنکو فی یوم ایک دھیلہ دینا پڑتا ہے جو کسی دال روٹی کھانیوالے پر شاق نہین ہے یا خود بخود استعفا یا معافی نامہ ارسال کرین یا ہم بذریعہ قرعہ اندازی یا اپنی تجویز کے اسمین تخفیف کرینگے۔ ہماری رائے مین وہ مولوی صاحب جو قوم مین مقتدا ہونیکے سبب ہر طرح سے معاونت کر سکتے ہین اور پہر نہین (**خوش فہمی پر ناخوشی**) کرتے اس تخفیف کے مستحق ہین۔

ہمارے مضمون "خوش فہمی" نے ہماری بعض احباب کو ناخوش کر دیا اور انکو از خود رفتہ بنا کر اس مضمون کے جواب

مین نہایتہ* کلمات کہنے اور خلاف واقعہ امور تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

اس مضمون مین ہم انکو مخاطب کرنا نہین چاہتے صرف انکو ناظرین تحریر کو ان امور کے خلاف واقعہ ہونے پر اس غرض سے مطلع کرتے ہین کہ وہ سوء ظنی و غلط فہمی سے بچین۔

پہلا امر خلاف واقعہ انکے تحریر مین یہ ہے کہ "امام ابو حنیفہ کے پیچھے پڑکر انکے محاسن کو معائب شمار کرتے ہین" اس کے خلاف واقعہ ہونے پر ہماری وہ تحریرات کافی دلائل ہین جنمین ہم ابو حنیفہ کی عیب شماری و طعن و توہین کو بکلمات و مدات بیدینی ٹھہرا چکے ہین۔ دیکھو فہمیہ غیر مندمجہ نمبر (۱۲) مطبوعہ ۱۳۰۴ھ و اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۶ صہ ۱۹۸ و ۲۰۳ و نمبر ۵ صہ ۱۵۳ وغیرہ۔

دوسرا امر خلاف واقعہ۔ امام بخاری کو بخارے سے اسلئے نکالا کیا تھا کہ انہون نے ایک بکری کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت کی تھی" اسکے **خلاف** واقعہ ہونے پر مقدمہ فتح الباری صہ ۵۹۱ قسطلانی جلد اول صہ ۴۵۰۔ بستان المحدثین صہ ۱۱۳ ترجمہ مشکوۃ شیخ عبدالحق مرحوم دہلوی کی عبارات (جنہین صاف تصریح ہے کہ امام بخاری کا امیر بخارا کے مکان مین درس حدیث نہ کہنا اس اخراج کا سبب ہوا ہے) کافی دلائل ہین۔

تیسرا امر خلاف واقعہ۔ مولف اشاعۃ السنۃ نے لکھا ہے کہ مین علم حدیث مین حضرت عمر سے بہتر ہون" **اسکے خلاف** واقعہ ہونے پر ہم بہ دوست یہ کہنا کہ "ہمنے یہ بات کبھی نہین کہی اور نہ آیندہ کہینگے" کافی دلیل سمجھتے ہین۔ اس سے آپکی تسلی نہو تو ہم یہ کہنے کو بھی تیار ہین "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ آپ کہین تو اسپر آمین کہین۔ ہا بجہر نہ سہی آہستہ ہی سہی۔

ایک امر اس تحریر مین عقل و منطق کے مخالف کہا گیا اور ہمارے اس قاعدہ منطقیہ کو کہ "صدق شرطیہ کے لئے امکان مقدم ضروری نہین"۔ تسلیم کرکے کہا ہے کہ "قضیہ شرطیہ مین جہان تعلیق بالمحال ہو مقدم کا وجود یا امکان ضروری ہے" اور یہ سمجھا کہ ہمارا قضیہ "اِن کان فلان ابن الغرفانی ابن ابی مریم فلایصلی الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین تعلیق بالممکن ہے اور ابن الغرفانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن معلوم ہوتا ہے پھر اہل حدیث کا اعتماد باقی رہتا ہے۔ افسوس! یہ علم و فہم (مدرسہ علیگڈھ کی مسجد) اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ

اس مسجد پر کی تجویز پر جبکا عام اخبارون مین ذکر ہو ہم بھی صادر کرتے ہین اور اپنے گروہ اہلحدیث خصوصاً اسکے اعیان اہل وسعت و ثروت علی الخصوص نواب صاحب بہوپال اور بیگم صاحبہ والیہ بہوپال کو خاص توجہ دلاتے ہین کہ وہ بھی اس کار خیر مین شریک ہون اللہ اکبر سید احمد خان کے عقائد کی (جنمین وہ جہوٹے اسلام سے

* جسے انداز عنف۔ ہتک۔ تیش زبان۔ جہل مرکب وغیرہ وغیرہ۔

نواب صاحب بھوپال

اور

انکے ملکی یا اسلامی بھائی

(جو [illegible] گریفن کے حضور میں ایک اپیل ہے)

[illegible] سعدی از دست خویشتن فریاد

نواب صاحب مقیم بھوپال کے ساتھ جو سلوک **گورنمنٹ** یا عہدہ داران گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اس پر ہم کو افسوس و **شکایت نہیں** کیونکہ ہم کو اسکے سبب و اصل [illegible] کا علم نہیں۔ ہماری شکایت ہمارا افسوس اپنے ہی ان اعضا و اجزا (ملکی یا اسلامی **بھائیوں**) پر ہے کہ باوجود لاعلمی سبب و اصل اس سلوک کے نہ صرف موجودہ سلوک پر اپنی مسرت و اتفاق ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے اہل من مزید کی حد بھی بلند کر رہے ہیں اور موجودہ اور مجوزہ آیندہ سلوک کے وجوہات و اسباب وہ اپنے دل و دماغ سے نکالکر بزبان حال و قال گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ اسوقت تک [illegible] سلوک ہوا ہے یہ باوجود عدل و انصاف ہونیکے کافی نہیں ہے گورنمنٹ کو کچھ اس سے [illegible] کرنا چاہئے۔ نواب کو پھانسی دینا چاہئے یا دریائے شور سے پار کسی جزیرہ رنگون وغیرہ [illegible] دینا۔

[illegible] گورنمنٹ کی طرف سے جو [illegible] صاحبہ والیہ بھوپال نے [illegible] اپنی طرف سے [illegible] نواب کا اختیار حاصل [illegible] نہیں لیا۔ [illegible]

[illegible] سمجھ سکے

موجودہ سلوک کے وجوہات جو ان حضرات نے از خود پیش کئے* ہین - وہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخبارون مین معہ جوابات درج ہو چکے ہین -

مزید برآن (جسکو وہ آیندہ کے لئے تجویز کر رہے ہین) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کرتے ہین#-

(۱) نواب صاحب نے بھوپال مین آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہین -

(۲) مسمے دین محمد کی معرفت مہدی سودان کو روپیہ بھجوائے ہین -

(۳) مجموعہ خطب - ہدایت السایل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابین گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور انمین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے -

---

* وہ الزامات یہ ہین (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد (جسکے سبب سات ہزار آدمی جلاوطن ہو گئے ہین (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور انکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شفیق ہند - مفید عام - نجم الاخبار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنہ ہند - موج نربدا - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ مین جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ درج ہین - بھوپال کے اخبار دبیر الملک نے اپنے پرچہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری مین اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے مین انصاف سے کام نہین لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین مین شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا ان اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنمین ان اخبارون پر ریویو کیا گیا ہے (جیسے شحنہ ہند و کوہ نور وغیرہ) - ان الزامات کے مقابلہ مین جو نواب صاحب کی حسن انتظامیان اور ریاست کی اصلاحین بیان کی گئی ہین انکی تفصیل شحنہ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ء اور موج نربدا ۱۳ جون ۱۸۸۶ء مین ہے جو ملاحظہ کے لائق ہے -

دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۶ء و شوکت ہند وغیرہ -

بعض اسلامی بھائیون نے اس اخیر الزام (ترغیب بہاد و بغاوت) مین نواب صاحب بھوپال کے ساتھ انکے گروہ (اہلحدیث) کے اور اعیان و اشخاص کو بھی شامل کر لیا اور گورنمنٹ کو یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ گورنمنٹ انکو بھی پکڑے اور سخت سزا دی۔

ایک# اور صاحب جو اپنے آپ کو ابوالدرجات فرماتے ہین (جس سے غالباً وہ اپنا حسب درجات عالیہ بہشت یا اسلام ہونا مراد رکھتے ہون) اس جرم بغاوت و فساد مین اس گروہ کے شامل ہونے پر یہ ایک روشن دلیل قایم کرتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید نے جہاد کیا تھا تو اسی کی طرف اس گروہ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔

ان+ حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین جو اس گروہ کے لوگ رسایل و تحریرات شایع کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی خوشامد اور خود غرضی اور دفع الوقتی ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہین۔ اور جو لوگ ہمارے گروہ (حنفی یا مقلدین) کے ہین انکے خیالون تک یہ مسئلہ جہاد کبھی نہین آیا۔ اور نہ کبھی بغاوت کا خیال انکے دل و دماغ مین گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہین جو وہابی کہلاتے ہین۔ ہمارے ان اعضا و اخوان کے ان پرجوش بیانات و مزید سزا کے تجویزات کو دیکھکر ہماری مہربان گورنمنٹ کا جوش مین نہ آنا اور موجودہ سلوک سے زیادتی کا قصد نہ فرمانا بلکہ کسیقدر اہمین تخفیف کو کام مین لانا گورنمنٹ کیطرف سے ہمارے افسوس و شکایت کو کلیتہً اٹھاتا ہے۔ بلکہ بجائے افسوس گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کے دلی شکریہ پر مجبور کرتا ہے۔

بہ دیکھو علیم الاخبار کلکتہ یکم مارچ ۱۸۶۸ء

دیکھو سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۶۸ء

+ دیکھو علیم الاخبار کلکتہ و سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۶۸ء

§ ہم نے سنا ہے کہ پہلے نواب صاحب بیگم صاحبہ کو ایک محل مین رہنے کا حکم نہ تھا۔ اب حکم گورنمنٹ دونو حضرت ایک محل مین یکجا رہتے ہین اور اس حکم گورنمنٹ کے بدل احسانمند ہین۔

کہ اُنہون نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف مین نہ سنا اور اسکو اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موروم و ماؤف) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجہا۔

لہذا شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضا فاسد کا حق سمجہتے ہین گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ کو اِس افسوس کا محل نہین ٹہرا سکتے۔ بلکہ بجائے افسوس اپنے مہربان وائسرائے لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک پنجاب کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار ہین کہ اُنہون نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اِس درجہ سزا تک نہین پہنچایا جس درجہ تک ہمارے بہائیون نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

اِن کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بہائیونکی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور اُن سے امید رکھتے ہین کہ ہماری اِس مضمون شکایت کو پڑہکر وہ اور بھی اِن بیانات سراپا بہتانات کو نظر قبول و اعتبار سے ساقط کرینگے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر اُن بیانات کا انکے لوح خاطر پر جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اِس مضمون کے بعد اُسکو محو فرمائینگے۔ اور نواب صاحب بہوپال کو خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔

وہ شکایت یا اپیل یہ ہے جسمین انکے الزامات نمبروار ذکر کرکے انکے جوابات دے جاتے ہین۔

(۱) ہمارے بہائیون کا یہ لکہنا کہ نواب صاحب بہوپال نے آٹھ یا نو خون کئے یا کرائے ہین۔ ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ اسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہین ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بہوپال مین ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر پر (جنکی ادنے توجہ سے دیرینہ اور مشتبہ اور مخفی مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہوگئی)۔ اور ان لوگون کو سخت سزا دی گئی ہے اور انکے لایق و فایق آوردہ نواب عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ پر جو سابق نواب صاحب بہوپال کے کلی اور جزئی امور مین درپے تفتیش و خلاف رہے وہ خون مخفی نرہتا۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بھیجنا سفید جھوٹ معلوم ہوتا ہے اس جھوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر باتدبیر اپنی اخبار مین فرماتے ہین کہ "اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بھگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے مین کوئی شک نہ تھا"

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمد تھوڑے دن ہوئے ہیز کہ لاہور مین گرفتار ہوگیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ اس مقدمہ مین جسقدر نواب صاحب بھوپال کی سازش آپ ثابت کرسکتے ہین کرین۔ اور اسپر سزا مناسب لوائین ہم بھی جہانتک ممکن ہے آپ کو مدد دینے کے لئے حاضر ہین۔ اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیون کو مدد دینے والون کے پھانسی پانی مین بدل خوش دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب کہا ہے وہ صاف مظہر ہے کہ وہ نواب صاحب بھوپال کا جانی دشمن ہے عدالت اور وکیل۔ آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلالین مگر یہ محوظ خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات اور عدالت بھوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت

* دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۹۷ء جسمین بعینہ یہ الفاظ درج ہین۔

+ ہم نے ایک لفٹ کارکی زبان سے سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت مین دین محمد نے یہ بیان کیا تھا کہ میں نے نواب صاحب کا فرستادہ ہو کر نواب صاحب بھوپال کے من گھڑت مضامین امرتسر کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور مین آیا ہون گو اس بیان دین محمد کی مجسٹریل تحقیقات مین سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تھا۔ تائید و تصدیق نہیں کی مگر اس سے یہ تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ اسکا ہمراز اور وکیل۔

§ دین محمد بھوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو قوم کھال سے تھا پھر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا اسکی نواسہ صاحب اور رئیسہ سے مخالفت ہمارے معتبر ہی مان چکے ہین ملازم پولیس کو دھمکا کر اور مذہبی ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا پیشہ ہے کہین سے اور طریقہ بھی روپیہ وصول کرنے کا ہی چنانچہ رسالہ نصرت السنہ بنارس مین اسکی نسبت ایک اشتہار کا مضمون درج ہوچکا ہے کہ "وہ بنارس والون کو کچھ روپیہ ادھار دیکر چلا آیا ہے اسکو دلوا دو ورنہ ہم تم کو بھی بدنام کرینگے"